سوال

(69) عبدالرسول، عبدالنبی نام رکھنا درست نہیں

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا عبدالرسول اور عبدالنبی وغیرہ نام رکھنا جائز ہے یا مباح ہے یا مکروہ ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ولا حولا ولا قوة الا باللہ۔

یہ شرم کی نام ہے اور جائز نہیں۔ اس پر دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے:

ما كانَ لِبَشَرٍ أَن يُؤتِيَهُ اللَّهُ الكِتـٰبَ وَالحُكمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقولَ لِلنّاسِ كونوا عِبادًا لى مِن دونِ اللَّهِ وَلـٰكِن كونوا رَبّـٰنِيّـۧنَ بِما كُنتُم تُعَلِّمونَ الكِتـٰبَ وَبِما كُنتُم تَدرُسونَ ‎﴿٧٩﴾... سورة آل عمران

(کسی ایسے انسان سے کو جسے اللہ تعالیٰ نے کتاب و حکمت اور نبوت دے، یہ لائق نہیں کہ پھر بھی وہ لوگوں سے کہے کہ تم اللہ کو چھوڑ کر میرے بندیں بن جاؤ، تمہارے کتاب سکھانے کے باعث اور کتاب پڑھنے کے شبب)۔

توانبیاء اور رسل علیہ السلام نے لوگوں کو یہ دعوت نہیں دی کہ وہ ان کے بندے بن جائیں بلکہ انہوں نے تو اللہ کی بندگی کا حکم دیا، اس لیے اس قسم کے نام رکھنے جائز نہیں اگرچہ تاویل کرنے والے تاویل کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ''عبد'' سے غلام اور خادم مراد ہے اور اس لیے بھی کہ آپ غلام نہیں آزاد ہیں خادم کو عربی زبان میں ''عبد'' نہیں کہا جاتا اور اس لیے بھی کہ یہ مشتبہات میں سے ہے جن کے استعمال سے اللہ تعالیٰ نے یہ فرما کر منع فرمایا ہے:

يـٰأَيُّهَا الَّذينَ ءامَنوا لا تَقولوا رٰعِنا وَقولُوا انظُرنا... ‎﴿١٠٤﴾... سورة البقرة

(اے ایمان والو! (نبی ﷺ کو) ''راعنا'' نہ کہا کرو بلکہ ''انظرنا'' کہو)

یعنی مشتبہ الفاظ ترک کر دو اور صریح الفاظ استعمال کرو۔

اور حدیث میں ہے ابوھریرہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی کسی کو ''عبدی وامتی'' (میرا بندا میری بندی) نہ کہے سب اللہ تعالیٰ کے بندے ہو اور تمہاری سب عورتیں اللہ کی بندیاں ہیں لیکن یوں کہے میرا غلام میری لونڈی میرا لڑکا میری لڑکی اور غلام (اپنے مالک) کو ''ربی'' (میرا رب) نہ کہے بلکہ ''سیدی'' میرا سید کہے)۔ مسلم 2: 238) مشکوٰۃ(2 407)0۔

اس حدیث سے اس کلمے کے استعمال اور اس کے ساتھ نام رکھنے کی ممانعت کی طرف اشارہ ہوتا ہے۔ مولانا رشید احمد گنگوھی فتاوی رشیدیہ (ص:69) میں لکھتے ہیں ''نبی بخش'' ''مدار بخش'' ایسے نام موھم شرک ہیں ان کو بدلنا ہے''۔ اور ص:، (72) میں کہتے ہیں عبدالنبی نام رکھنے والا اگر عقیدہ بھی یہی رکھتا ہے تو وہ مشرک ہے نہیں تو معصیت ہے اور اس سے اجتناب فرض ہے اور خرم الموفی :1238ھ اپنی کتاب لصیحۃ المسلمین (ص:24) میں کہا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے نبی بخش، سالار بخش، عبدالبنی، بندہ علی، بندہ حسین نام رکھنے حرام ہیں اور شریعت میں جائز نہیں۔

مجموعتہ الفتاویٰ میں بھی اس موضوع کی تفصیل ہے۔

رجوع کریں شیخ عبدالسلام کی (التبیان: ص:(79-80)۔

اگر نام کے مطابق عقیدہ نہ بھی ہو تو چونکہ یہ شرک کے نام ہیں اس لیے بدلنا ضروری ہے اور ایسے موھم شرک الفاظ کا استعمال جائز نہیں۔ مرقاۃ(9 106) میں ہے عبدالحارث اور عبدالنبی نام رکھنا جائز نہیں لوگوں میں عام ہونے کا کوئی اعتبار نہیں۔

شرح فقہ اکبر ص:(238) میں ہے، اور یہ جو عبدالنبی نام رکھنا مشہور ہو چکا ہے بظاہر تو یہ کفر ہے اگر عبد سے مملوک مراد لے لیا جائے، رجوع کریں راہ سنت او مولانا سرفراز (ص:292-293)، امام ابن حجر کی شرح منہاج میں ہے، ''عبدالنبی عبدالکعبہ نام رکھنا حرام ہے'' الخ، اسی طرح راہ سنت میں بھی ہے، اور ردالمختار(5 268) میں ہے، اس قول کے قول، عبد فلاں سے یہی اخذ کیا جائے گا کہ عبدالنبی نام رکھنا منع ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ الدین الخالص

ج1ص149

محدث فتویٰ